

خطبہ (۲۰)

جب آپ کو اپا نک قتل کرنے جانے سے خوف دلایا گیا تو آپ نے فرمایا
مجھ پر اللہ کی ایک حکم سپر ہے۔ جب موت کا دن آئے گا تو وہ مجھے
موت کے حوالے کر کے مجھ سے الگ ہو جائے گی۔ اس وقت نہ تیر خطا
کرے گا اور نہ زخم بھر سکے گا۔

--☆☆--

خطبہ (۲۱)

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ دنیا ایسا گھر ہے کہ اس (کے عواقب)
سے بچاؤ کا ساز و سامان اسی میں رہ کر کیا جا سکتا ہے اور کسی ایسے کام
سے جو صرف اسی دنیا کی خاطر کیا جائے نجات نہیں مل سکتی۔ لوگ اس
دنیا میں آزمائش میں ڈالے گئے ہیں۔ لوگوں نے اس دنیا سے جو دنیا
کیلئے حاصل کیا ہو گا اس سے الگ کر دیئے جائیں گے اور اس پر ان
سے حساب لیا جائے گا اور جو اس دنیا سے آخرت کیلئے کمایا ہو گا اسے
آگے پہنچ کر پالیں گے اور اسی میں رہیں سہیں گے۔ دنیا عظیم دوں کے
زندیک ایک بڑھتا ہوا سایہ ہے، جسے ابھی بڑھا ہوا اور پھیلا ہوا دیکھ
رہے تھے کہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ گھٹ کر اور سمت کر رہ گیا۔

--☆☆--

خطبہ (۲۲)

اللہ کے بنو! اللہ سے ڈرو اور موت سے پہلے اپنے اعمال کا ذخیرہ
弗راہم کرلو، اور دنیا کی فانی چیزیں دے کر باقی رہنے والی چیزیں خرید
لو۔ چلنے کا سامان کرو کیونکہ تمہیں تیزی سے لے جایا جا رہا ہے اور موت
کیلئے آمادہ ہو جاؤ کہ وہ تمہارے سروں پر منڈلا رہی ہے۔ تمہیں ایسے
لوگ ہونا چاہیے جنہیں پکارا گیا تو وہ جاگ اٹھے اور یہ جان لینے پر کہ
دنیا ان کا گھر نہیں ہے، اسے (آخرت سے) بدل لیا ہو۔ اس لئے کہ

(۶۰) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

لَمَّا خُوِفَ مِنَ الْغِيْلَةِ
وَإِنَّ عَلَىٰ مِنَ اللَّهِ جُنَاحَ حَصِينَةً فَإِذَا جَاءَ
يَوْمَ الْنَّفَرَ جَعْتَ عَنِّي وَأَسْلَمَتُنِي، فَحَيْنَيْنِ لَا
يَطِيعُشُ السَّهْمُ وَلَا يَبْرُأُ الْكَلْمُ.

-----☆☆-----

(۶۱) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

أَلَا وَ إِنَّ الدُّنْيَا دَأْرٌ لَا يُسْلَمُ
مِنْهَا إِلَّا فِيهَا، وَ لَا يُنْجِي بِشَيْءٍ
كَانَ لَهَا. ابْتُلَى النَّاسُ بِهَا فِتْنَةً،
فَهَنَا أَخْدُوْهُ مِنْهَا لَهَا أُخْرِجُوا مِنْهُ
وَ حُسِبُوا عَلَيْهِ، وَ مَا أَخْدُوْهُ
مِنْهَا لِغَيْرِهَا قَدِمُوا عَلَيْهِ وَ أَقَامُوا فِيهِ،
فَإِنَّهَا عِنْدَ ذُوِّي الْعُقُولِ كَفَرَتِ الظَّلِيلُ،
بَيْنَمَا تَرَاهُ سَابِغاً حَتَّىٰ قَلَصَ، وَ زَأِيدًا
حَتَّىٰ نَفَقَ.

-----☆☆-----

(۶۲) وَمِنْ خُكْلَبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

وَ اتَّقُوا اللَّهَ عِبَادَ اللَّهِ، وَ بَادِرُوا أَجَالَكُمْ
بِأَعْمَالِكُمْ، وَ ابْتَاعُوا مَا يَبْقَى لَكُمْ بِهَا
يَرْوُلُ عَنْكُمْ، وَ تَرَحَّلُوا فَقَدْ جُدَّ بِكُمْ، وَ
اسْتَعِدُوا لِلْمَوْتِ فَقَدْ أَكْلَلَكُمْ، وَ كُنُوتُوا قَزْمًا
صِيَحَ بِهِمْ فَأَنْتَبَهُوا، وَ عَلِمُوا أَنَّ الدُّنْيَا
لَيْسَتْ لَهُمْ بِدَارٍ فَاسْتَبَدَلُوا، فَإِنَّ اللَّهَ

اللہ نے تمہیں بیکار پیدا نہیں کیا اور نہ اس نے تمہیں بے قید و بند چھوڑ دیا ہے۔ موت تمہاری راہ میں حائل ہے۔ اس کے آتے ہی تمہارے لئے جنت ہے یادو زخ ہے۔

وہ مدت حیات جسے ہرگز رنے والا لحظہ کم کر رہا ہوا اور ہر ساعت اس کی عمارت کو ڈھارہ ہی ہو، کم ہی سمجھی جانے کے لائق ہے اور وہ مسافر جسے ہر نیا دن اور ہر نئی رات (لگاتار) کھینچنے لئے جا رہے ہوں، اس کا منزل تک پہنچنا جلد ہی سمجھنا چاہیے اور وہ عازم سفر جس کے سامنے ہمیشہ کی کامرانی یا ناکامی کا سوال ہے، اس کو اپنے سے اچھا زاد مہیا کرنے کی ضرورت ہے۔ لہذا اس دنیا میں رہتے ہوئے اس سے اتنا تو شہر آخرت لے لو جس کے ذریعہ کل اپنے نفسوں کو بچا سکو جس کی صورت یہ ہے کہ بندہ اپنے اللہ سے ڈرے۔ اپنے نفس کے ساتھ خیرخواہی کرے، (مرنے سے پہلے) توبہ کرے اپنی خواہشوں پر قابو رکھے، چونکہ موت اس کی نگاہ سے اوچھل ہے اور امیدیں فریب دینے والی ہیں اور شیطان اس پر چھایا ہوا ہے، جو گناہوں کو سچ کر اس کے سامنے لا تاتا ہے کہ وہ اس میں بتلا ہوا اور توبہ کی ڈھارس بندھاتا رہتا ہے کہ وہ اسے تعویق میں ڈالتا رہے۔ یہاں تک کہ موت غفلت ویجنبری کی حالت میں اس پر اچانک ٹوٹ پڑتی ہے۔

واحرستا! کہ اس غافل و بے خبر کی مدت حیات ہی اسکے خلاف ایک جھٹ بن جائے اور اس کی زندگی کا انجام بدینکنی کی صورت میں ہو۔ ہم اللہ سبحانہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمہیں ایسا کر دے کہ (دنیا کی) نعمتیں سرکش و متمندہ بنا سکیں اور کسی منزل پر اطاعت پروردگار سے درمانہ و عاجز نہ ہوں اور مرنے کے بعد نہ شرمساری اٹھانا پڑے اور نہ رنج و غم سہنا پڑے۔

--☆☆--

سُبْحَانَهُ لَمْ يَخْلُقْكُمْ عَبْدًا، وَ لَمْ يَتَرَكْكُمْ سُدًّى، وَ مَا بَيْنَ أَحَدِكُمْ وَ بَيْنَ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ إِلَّا الْمَوْتُ أَنْ يَنْزِلَ بِهِ.

وَ إِنَّ غَايَةً تَنْقُصُهَا الدَّحْظَةُ، وَ تَهْدِيهَا السَّاعَةُ، لَجَدِيرَةً بِقَصْرِ الْمُلْكَةِ، وَ إِنَّ غَائِبًا يَعْدُوهُ الْجَدِيدُانِ: الْيَيْمِنُ وَ النَّهَارُ، لَحَرِيٌّ بِسُرْعَةِ الْأَوْبَةِ، وَ إِنَّ قَادِمًا يَقْدُمُ بِالْفَوزِ أَوِ الشِّقْوَةِ لِمُسْتَحْقٍ لِأَفْضَلِ الْعُدَّةِ، فَتَزَوَّدُوا فِي الدُّنْيَا مِنَ الدُّنْيَا، مَا ثُحْرِزُونَ بِهِ أَنْفُسُكُمْ غَدًا. فَاتَّقُ عَبْدًا رَبِّهِ، وَ نَصَحْ نَفْسَهُ، وَ قَدَّمْ تَوْبَةَ، وَ غَلَبَ شَهُوتَهُ، فَإِنَّ أَجْلَهُ مَسْتَوْرٌ عَنْهُ، وَ أَمْلَهُ خَادِعٌ لَهُ، وَ الشَّيْطَنُ مُوْكَلٌ بِهِ، يُرَيِّنُ لَهُ الْمُبْعِصِيَّةَ لِيَذْكَرَهَا، وَ يُمْنِيَهُ التَّوْبَةَ لِيُسْوِفَهَا، حَتَّى تَهْجُمَ مَنِيَّتُهُ عَلَيْهِ أَغْفَلَ مَا يَكُونُ عَنْهَا.

فَيَا لَهَا حَسْرَةً عَلَى ذِي غَفْلَةٍ أَنْ يَكُونَ عُمْرُهُ عَلَيْهِ حُجَّةٌ، وَ أَنْ تُؤَدِّيَهُ أَيَّامُهُ إِلَى الشِّقْوَةِ! نَسْعَلُ اللَّهَ سُبْحَانَهُ أَنْ يَجْعَلَنَا وَ إِيَّاهُ كُمْ مِنْ لَا تُبَطِّرُهُ نِعْمَةٌ، وَ لَا تُقَصِّرُ بِهِ عَنْ طَاعَةِ رَبِّهِ غَايَةٌ، وَ لَا تَحْلُ بِهِ بَعْدَ الْمَوْتِ نَدَامَةٌ وَ لَا كَابَةٌ.

-----☆☆-----